سے اسکی کامیابی کیلئے دست بدعا ہیں۔ اتحادِ عالم اسلامی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔ مگر اس کی بنیادیں مادی سیاسی اور اقتصادی رشتوں سے زیادہ روحانی اور ایمانی بنیادوں پر استوار کی جاسکتی ہیں۔ جسکی تعبیر حبل اللہ سے کی گئی ہے۔ دین متین اسلام اور شریعت اس اتحاد کا بنیادی سرچشمہ ہو تو اتحاد ممکن اور پائیدار ہو سکتا ہے۔ ورنہ اب تک ایسی کوششیں اتحاد کی بجائے مزید انتشار کا ذریعہ بن چکی ہیں۔ خوشی ہے کہ عالم اسلام کو باہمی اشتراک و اتحاد کی ضرورت کا احساس ہو رہا ہے۔ اور پاکستان اس میں اہم رول ادا کرنے کے درپے ہے۔ حق تعالیٰ پاکستان کی کوششیں نظر بد سے بچائے اور اسے عالم اسلام کی ترقی و استحکام کا ذریعہ بنادے۔

★

ربوہ میں مرزائیوں کے موجودہ امام مرزا ناصر احمد نے جماعت کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں نے انگریزی ترجمہ کے ساتھ قرآن مجید کے ہزاروں نسخے نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، زیمبیا، اور دیگر افریقی ممالک میں بھیج جانے پر تقسیم کئے ہیں اس کے علاوہ انگریزی، جرمنی، اور دیگر زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ کروا کر یورپی ممالک میں تقسیم کرانے کا منصوبہ بھی جاری ہے۔ اس مقصد کے تحت ابتداءً میں یورپ میں قرآن کے تیس ہزار نسخے تقسیم کئے جائیں گے۔

یہ تو مرزا صاحب کے منصوبوں کی ایک جھلک تھی۔ ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے یہ نسخے بلوچستان کے تحریف شدہ نسخوں کی طرح اگر محرف نہ ہوں تو پھر مرزائیوں کو اسکی اشاعت کا فائدہ ہی کیا ہے۔

مرزائیوں کی ایسی تحریفی سرگرمیوں کی ہزاروں مثالیں اب تک سامنے آچکی ہیں۔ مرزا غلام احمد اور ان کے ساتھیوں کی تصانیف میں بطور حوالہ درج آیات قرآنی میں لفظی تحریف کی بھی نشاندہی اخبارات و رسائل میں آئے دن ہوتی رہتی ہے۔ رہ گیا معنوی تحریف و الحاد تو وہ تو اس تحریک کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ قرآن کریم تو خیر ان کی تحریف کا نشانہ تھا ہی کہ اب کلمہ طیبہ میں بھی ان کی لفظی تحریف کے شواہد سامنے آچکے ہیں۔ یہاں تک کہ ان باتوں کی صدائے بازگشت صوبائی اسمبلیوں سے ہوتے ہوئے اب کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں بھی شد و مد سے سنی گئی۔ مگر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ ہمارے محترم وزیر اطلاعات صاحب نے نہ صرف ان باتوں کی تردید کی بلکہ بلوچستان میں تقسیم شدہ مرزائی نسخوں میں بھی ہر قسم کی تحریف کی تردید کی جس پر پاکستان کے علمی و دینی طبقے عموماً اور بلوچستان کے دینی حلقے بجا طور پر محو حیرت ہیں کہ کیا واقعی ہمارے وزیر اطلاعات ان تمام حقائق سے بے خبر ہیں یا جان بوجھ کر انہوں نے اتنے ذمہ دارانہ مقام پر فائز رہتے ہوئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا۔ ہمیں علمی حلقوں کی طرح جناب کوثر نیازی کا تعلق خاطر عزیز ہے۔ مگر قرآن کریم اور حفاظت ناموس ختم نبوت کے تقاضے اس سے بڑھ کر گراں خاطر عزیز ہیں۔ اگر مولانا بھی مسلمانوں کے

اپنے متعلقہ ادارے مسلمہ جذباتی مسائل میں یہ انداز اختیار فرماویں تو ہمارے دردوں کی ٹیسیں اور احساس رنج و الم اور بھی شدید ہوگا۔ قرآن کریم کی تصحیح کے سلسلہ میں مولانا نیازی کے اعلانات اور مساعی سے ہمیں خوشی ہو رہی تھی مگر مرزائیوں کے قرآن کے بارہ میں ایسی شرمناک عبارتوں پر مولانا کے اس برأت سے بجا طور سے ہماری مسرتیں اب اندیشوں میں بدل گئی ہیں۔

بہرحال یہ برسبیل تذکرہ بات تھی، اصل بات مرزا ناصر کے اس پروگرام سے متعلق تھی۔ حقائق اور قطعی شواہد کی رو سے یہ نسخے محرف قرآن کے نسخے ہوں گے۔ اس میں مرزا ملعون کو نبی عربی احمد مجتبیٰ ؐ کے لبادہ میں داخل کرنے کی سعی کی جائے گی۔ محمد کو محمد بناکر غلام کو احمد کے پیرایہ میں متعارف کیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کے دیگر بے شمار قطعی معتقدات کی دھجیاں بھی اڑائی جائیں گی۔ مگر بہت سے مسلمان اور نام نہاد نام لیوایان محمد عربی ؐ زیارت ہو کر ٹس سے مس نہ ہوں گے۔ بلکہ ان کے مذہبی مساعی اور تبلیغی سرگرمیوں کو داد و ستائش سے بھی نوازیں گے۔ مگر اپنی بے حسی فرائض سے غفلت اور بے تعلقی کا احساس بہت ہی کم کسی کو ہوگا۔

★

کچھ عرصہ قبل سرحد کے اہم گرمائی شہر ایبٹ آباد کے قریب اور پاکستان ملٹری اکیڈمی کے متصل قادیانی فرقہ کے ایک منصوبہ کا ہونی تا حضرت مسلمانوں کے اشتعال اور عظیم محمود گورنمنٹ کی مداخلت کی بنا پر رد کردیا گیا تھا۔ اب پھر یہ تشویشناک خبریں آرہی ہیں کہ پیپلز پارٹی کی نگرانی میں صوبہ سرحد میں اس دوسرے ربوہ کی تعمیر شروع ہوچکی ہے۔ جو درحقیقت مرزائیوں کے نام کا گرمائی ہیڈکوارٹر اور بالآخر ان کی عالمی ریشہ دوانیوں کا مرکز ثابت ہوگا۔ اس بارہ میں مسلمانوں کے جذبات کی نزاکت اور احساسات کی شدت کا حکومت کو پوری طرح علم ہے۔ مگر جان بوجھ کر اس رواداری اور بسیع النظری کا مظاہرہ مسلمانوں کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے۔ سرحد کے غیر تمند دیندار مسلمانوں کو خصوصاً اور پاکستان کے تمام فدایان ختم رسالت کے عموماً سے تمام مسلمانوں کا عموماً فریضہ ہے کہ اس منصوبہ کو کسی حال میں کامیاب نہ ہونے دیں اور اگر حکومت دور اندیشی سے کام نہیں لیتی تو مسلمانوں کو اپنے طور پر عالمی یہودیت اور سامراجیت کے علمبردار اس دشمن اسلام و رسول قادیانی فرقہ کے ان مذموم عزائم کو خاک میں ملا دینا چاہیئے۔ ناموس رسول ؐ کے تحفظ اور مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بچانے کی تمام کوششیں عنداللہ مقبول و محمود ہوتی ہیں۔ اس راہ میں ذرہ برابر غفلت و مداہنت یا کوئی مصلحت بینی اور رواداری ایمان و اسلام کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی۔ ربوہ میں کسی غیر مرزائی کو ایک مرلہ جگہ نہ دینے والے گروہ کو ہرگز یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ مسلمانوں کی اکثریتی علاقے میں اپنے اڈے قائم کرے اس بارہ میں پاکستان کی ایک عدالت (محمد نسیم صاحب سول جج رحیم یار خان) کا ایک حکم امتناعی بھی موجود ہے۔ کہ مرزائی کسی بستی آبادی میں ہرگز اپنا مرکز قائم نہیں کرسکتے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق